رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

The Daily ALFAZL QADIAN.

قیمت دو پیسے (۲؍)

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۷۷

پنجاب کونسل کے انتخابات اور احمدی احباب

نہایت اہم اور ضروری فرض کی انجام دہی کے لئے درخواست

پنجاب کونسل کے انتخابات جو اصلاحاتِ جدیدہ کے ماتحت ہونے والے ہیں۔ ان سے متعلق ووٹروں کی فہرستیں مرتب کرنے کا کام ۱۵ مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ جو ۱۳ جولائی تک جاری رہے گا۔ اس دوران میں ہر اس شخص کا جسے شائع شدہ قواعد کے رو سے ووٹر بننے کا حق ہے۔ فرض ہے۔ کہ جب ووٹروں کی فہرست مرتب کرنے والا عملہ اس کے شہر یا قصبہ میں کام شروع کرے تو وہ اپنا نام اس فہرست میں درج کرانے کے لئے پوری کوشش اور سعی سے کام لے اور اس بارے میں قطعاً تساہل کو روا نہ رکھے۔ ورنہ وہ نہ صرف اس حق سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جائے گا۔ جو حکومت نے اسے دیا ہے۔ بلکہ آئندہ انتظام ملکی میں اپنی جماعت کی قوت کو کمزور کرنے کا باعث ہوگا۔

پھر پنجاب کونسل کا ووٹر بننے کی اہمیت اس لحاظ سے اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کہ آئندہ اسمبلی کے ممبروں کا انتخاب براہ راست نہیں ہوا کریگا۔ بلکہ صوبائی کونسلوں کے منتخب شدہ ممبر ہی اسمبلی کے ممبر منتخب کیا کریں گے گویا ووٹروں کا اثر کونسلوں کے انتخاب پر پڑے گا۔ اور کونسلوں کے انتخاب کا اثر اسمبلی پر پڑے گا۔

لہٰذا تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ملک اور جماعت کے متعلق اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے ووٹروں کے متعلق ان آئین وقواعد کا بغور مطالعہ کریں۔ جو ۲۱ مئی کے الفضل میں مفصل شائع کئے جا چکے ہیں۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی جو ان پڑھ ہوں۔ اس بات کی اہمیت سے کماحقہٗ آگاہ کریں۔ کہ وہ اپنے آپ کو ووٹروں کی فہرستوں میں شامل کرنے سے کوتاہی نہ کریں۔

ووٹروں کی فہرستوں کی تیاری کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جدید آئین کے مطابق بعض جماعتوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ خواہ ان کے افراد ووٹر بننے کا کتنا ہی بڑا حق رکھتے ہوں۔ جب تک وہ خود درخواست دے کر فہرستیں بنانے والے محرروں یا پٹواریوں کو اپنے حق رائے دہندگی سے آگاہ کر کے اپنا نام درج نہ کرائیں گے۔ ان کے نام نہیں لکھے جائیں گے اور نہ وہ ووٹر سمجھے جائیں گے۔ ایسے اصحاب کے لئے اور بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر ہوشیاری سے کام لیں۔ اور اپنی درخواستیں افسروں کو پہونچا دیں۔

ووٹروں کی وہ جماعتیں جن کو درخواست دینے پر درج فہرست کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ وہ لوگ جو انکم ٹیکس گزار ہوں۔ خواہ کسی بڑی رقم انکم ٹیکس ہی دیتے ہوں۔ جب تک وہ خود درخواست نہ دیں گے۔ ان کو ووٹروں میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ وہ لوگ جو پرائمری پاس۔ یا اس کے برابر یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔

۳۔ وہ عورتیں جو پڑھنا لکھنا جانتی ہوں۔

۴۔ ان تمام افراد کی بیویاں جنہیں موجودہ قوانین کی رو سے حق رائے دہندگی حاصل ہے اور ان لوگوں کی پنشن خوار بیویاں یا مائیں جو حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج میں بحیثیت سپاہی افسر یا نان کمشنڈ افسر کام کرتے رہے ہوں

۵۔ وہ تمام اچھوت جو لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

جو مرد یا عورتیں مندرجہ بالا اوصاف کی وجہ سے ووٹر بن سکتی ہیں۔ ان کی درخواستیں متعلقہ افسروں کے پاس جلد سے جلد پہنچا دینی ضروری ہیں۔ اس بارے میں لکھے پڑھے اصحاب کو دوسروں کی پوری پوری امداد کرنی چاہیئے۔ اور ان کی درخواستیں بھیجنا اپنا قومی فرض سمجھنا چاہیئے

امید ہے۔ کہ ہر احمدی بھائی جس کی نظر سے یہ الفاظ گزرینگے۔ وہ دوسروں کے لئے ضروری اطلاع بہم پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ اور انہیں ہر ضروری امداد دینے سے دریغ نہ کریں گے۔

باقی وہ طبقے جن کے متعلق محرر یا پٹواری ہر قصبہ یا ہر شہر میں خود تحقیقات کر کے ان کے نام ووٹروں میں درج کریں گے۔ وہ حسب ذیل اوصاف رکھنے والے ہونگے (ا) اتنی زمین کا مالک جس کا تشخیص شدہ مالیہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو (ب) کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھنے والا۔ (ج) ایسا معافیدار یا جاگیردار جس کی معافی یا جاگیر دس روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو۔ (د) رقبہ متعلقہ میں کم از کم چھ ایکڑ آبپاش اراضی یا کم از کم بارہ ایکڑ بارانی اراضی پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھتا ہو۔

اس سلسلہ میں یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے کہ اگر کوئی شخص آبپاش اور غیر آبپاش دونوں قسموں کی اراضی پر بحیثیت مزارعہ قابض ہو۔ اور ہر دو اقسام کی اراضی کا رقبہ علی الترتیب چھ ایکڑ اور بارہ ایکڑ سے کم ہو تو اس کو حق رائے دہندگی حاصل ہوگا۔ بشرطیکہ آبپاش زمین کا کل رقبہ اور غیر آبپاش زمین کا نصف رقبہ مل کر چھ ایکڑ یا اس سے زیادہ ہو۔ (ہ) گزشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپیہ ہو۔ اس جائداد غیر منقولہ میں اراضی جن پر معاملہ زمین عائد ہوتا ہو۔ شامل نہیں البتہ مکان جو ایسی اراضی پر تعمیر ہو شامل ہے (و) بارہ ماہ پیشتر مسلسل جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپیہ سے کم نہ ہو۔ (ز) گزشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔

(ط) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔

(ظ) گذشتہ مالی سال کے اندر کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وراں۔ یا کوئی اور براہ راست ٹیکس پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے ماتحت کم از کم دو روپے تشخیص کیا گیا ہو۔

(۴) اس رقبہ کے اندر جس کے متعلق فہرست رائے دہندگان تیار کی جا رہی ہو۔ ذیلدار انعام دار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو۔

(ع) حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار۔ یا ڈسچارج شدہ افسر۔ نان کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔

ان اوصاف میں سے کوئی صفت رکھنے والا ہر شخص پنجاب کونسل کا ووٹر بن سکے گا۔ اور سرکاری عملہ کا فرض ہوگا۔ کہ تحقیق کر کے اس کا نام ووٹروں میں درج کرے۔ لیکن باوجود اس کے ضروری ہے۔ ہر شخص اپنا اطمینان کرے۔ کہ اس کا نام ووٹروں میں درج ہو چکا ہے۔ کیونکہ اگر غلطی سے نام رہ گیا۔ یا تفتیش صحیح طور پر نہ کرنے کی وجہ سے رہ گیا۔ تو بعد میں بہت تکلیف اٹھا کر اور خرچ برداشت کر کے اس کی اصلاح ہو سکے گی۔

ان حالات میں ہر احمدی کا نہایت ضروری فرض ہے۔ کہ اگر وہ خود ووٹر بن سکتا ہے تو لازمی طور پر یہ حق حاصل کرے۔ اور اپنا نام فہرست ووٹران میں اہتمام کے ساتھ درج کرائے۔ نہ صرف یہی بلکہ اپنے لواحقین۔ عزیز و اقارب کے بھی جو از روئے آئین حق رائے دہندگی رکھتے ہوں ۔ نام فہرستوں میں درج کرانے کا انتظام کرے۔ یہ نہایت اہم موقعہ ہے۔ فہرستوں کی تیاری کا کام ۱۵ مئی سے شروع ہو چکا ہے۔ اور بسرعت ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق لاپرواہی، غفلت شعاری اور سہل انگاری سے قطعاً کام نہ لیا جائے اور جہاں جہاں سرکاری عملہ پہنچے وہاں کے احباب کو پوری تیاری اور انتظام کے ساتھ احمدی ووٹروں کے نام درج کرانے چاہئیں اس بارے میں اگر کوئی مشکل اور الجھن پیش آئے۔ تو اس کے حل کے لئے نظارت امور عامہ قادیان کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور تشریف آوری

(بذریعہ ڈاک)

لاہور ۲۶ مئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج گیارہ بجے قبل دوپہر گاڑی کے ذریعہ نزول فرمائے لاہور ہوئے۔ اپنے کاروبار اور دفاتر میں حاضری کی پابندی کے باوجود جماعت احمدیہ کی ایک کثیر تعداد اپنے محبوب امام کے استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئی۔ اور نہایت ترتیب اور انتظام کے ساتھ حضور کی زیارت اور مصافحہ کا فخر حاصل کیا۔ حضور نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ہر ایک احمدی کو باریابی کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور اس باقاعدگی پر اظہار مسرت فرمایا۔ سٹیشن کمپاؤنڈ میں ایک قلیل سے وقفہ کے بعد حضور بذریعہ موٹر اپنی فرودگاہ پر تشریف لے گئے۔ نامہ نگار

مسٹر گابا کی بمبئی سے روانگی

بمبئی ۲۶ مئی ۔ ۲۵ مئی ڈاک کے جہاز سے ایک احمدی نوجوان محمد مسعود صاحب لنڈن جا رہے تھے۔ احمدی جماعت کے افراد ان کو الوداع کہنے کے لئے بیلارڈ پیر سٹیشن پر جہاں سے جہاز روانہ ہوتا ہے گئے۔ اسی جہاز سے مسٹر خالد لطیف گابا بھی جا رہے تھے۔ لیکن ان کے ساتھ سوائے مولانا شوکت علی صاحب کے اور کوئی نہ تھا۔ احراری جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہیں۔ جب ان کا نمائندہ مسٹر گابا لنڈن جا رہا تھا تو الوداع کہنے کے لئے کوئی موجود نہ تھا۔ اس کے مقابلہ میں ایک احمدی طالب علم کو الوداع کہنے کے لئے ایک کافی تعداد موجود تھی۔ مسٹر محمد مسعود نیروبی (افریقہ) سے تعلیم کے لئے ہندوستان آئے تھے۔ اور گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے رہے۔ اور اب لاء کی تعلیم کے لئے لنڈن گئے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ مئی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام
۱	حبیب اللہ صاحب	گورداسپور
۲	امۃ النساء خاتون صاحبہ	بنگال
۳	جمیلہ خاتون صاحبہ	"
۴	شعبیہ خاتون صاحبہ	"
۵	محیط النساء خاتون صاحبہ	"
۶	مہر النساء خاتون صاحبہ	"
۷	صفورہ خاتون صاحبہ	"
۸	محبوبہ خاتون صاحبہ	"
۹	مولا د شیخ صاحب	"
۱۰	زبید شیخ صاحب	"
۱۱	مشتاق حسین صاحب	فیروزپور
۱۲	نور حسین صاحب	سیالکوٹ
۱۳	شمس الدین صاحب	نابھہ
۱۴	حتی صاحبہ	"
۱۵	شریفن صاحبہ	"
۱۶	مولا بخش صاحب	"
۱۷	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۸	عائشہ صاحبہ	"
۱۹	عبد الغفور صاحب	"
۲۰	شمس الدین صاحب	"
۲۱	شہزادہ صاحب	"
۲۲	فاطمہ صاحبہ	"
۲۳	رحیم الدین صاحب	"
۲۴	رحمت بی بی صاحبہ	"

جہلم میں مولوی ظفر علی کی لت بردلت

عموماً یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب کسی جلسہ میں مولوی ظفر علی شمولیت کے لئے جاتے ہیں۔ تو ان کے اخبار زمیندار میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے استقبال کے لئے سٹیشن پر اتنے ہزار فرزندان توحید کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجود تھا۔ حالانکہ یہ سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ آپ اس دفعہ انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ میں شمولیت کے لئے ۲۴ مئی کو ۸ بجے شام کی گاڑی سے اترے۔ مگر سٹیشن پر فقط ایک آدمی رستہ بتانے کے لئے کھڑا تھا۔ جس نے مولوی صاحب کو ٹانگہ پر سوار کرایا۔ ٹانگہ والے سے یہ کہہ کر کہ مولوی صاحب کو فلاں جگہ پہنچا دو۔ خود اور رستہ چل دیا۔ یہ ہے نمونہ مولانا کے استقبال کا جو مختلف مقامات پر کیا جاتا ہے لیکن اخبار میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر کچھ کا کچھ بنایا جاتا ہے۔

اسی رات کو مولانا کی جلسہ انجمن اہلحدیث میں تقریر ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریر کر کے عوام کو احمدیوں کے قتل کی کھلم کھلا تلقین کی۔ اور بالکل خلاف واقعہ اور جھوٹے الزامات لگا کر عوام کو بھڑکایا اگر مولوی ظفر علی جیسے مونہہ پھٹ کی اشتعال انگیزی اور قانون شکنی کی ترغیب کا گورنمنٹ نے انسداد نہ کیا۔ تو ناخوشگوار نتائج رونما ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ جہلم میں ایک مسجد جو مسجد خانساماں کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے متعلق خانساماں پارٹی اور احرار پارٹی میں کچھ اختلاف ہو گیا جس پر خانساماں پارٹی نے احرار پارٹی کو مسجد میں تقریر کرنے سے روک دیا۔ مولوی ظفر علی نے دوران تقریر میں خانساماں پارٹی کو کوسنا شروع کر دیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ آپ نے بغیر تحقیق کیوں ہمارے خلاف کہا ہے۔ مولانا نے جب یہ شور سنا۔ اور دیکھا کہ لوگ میرے خلاف ہوئے جاتے ہیں۔ تو فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگ لی۔ مولانا کی ایک قابل ذکر ذلت جو اسی جلسہ میں ان کو نصیب ہوئی یہ ہے کہ ایک غیر مبائع بابو امام الدین صاحب ٹھیکہ دار جو اسلامیہ ہائی سکول جہلم کی بہبودی اور بہتری کے لئے اپنی گرہ سے بہت سا روپیہ دے چکے ہیں۔ اور سکول کی مینجنگ کمیٹی کے سکرٹری ہیں۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کے کہنے سے مولوی ظفر علی نے اپنی تقریر

قادیان میں رہائشی مکانات بنانے کے مذہبی اقتصادی اور سیاسی فوائد

جماعت احمدیہ کی کامیابی کیلئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت

۲۶ مئی کے جلسہ میں مندرجہ عنوان امور پر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک جدیدہ کے مطالبہ ۱۸ و ۱۹ پر حسب ذیل تقریر کی:-

فطری جذبہ

ہر متمدن انسان کے قلب میں یہ زبردست خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی رہائش کے لئے مکان بنائے۔ بلکہ انسان کیا ہم تو یہ جذبہ پرندوں درندوں اور کیڑوں مکوڑوں میں بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی رہائش کے لئے ایسا ٹھکانا چاہتے ہیں۔ جہاں آفاتِ سماوی بارش، طوفان اور گرمی سردی سے پناہ لے سکیں۔ پنجاب میں سب سے زیادہ بخیل بنئے شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ فطری جذبہ ان پر بھی ایسا غالب ہے، کہ وہ مکانات پر وسعتِ قلب سے روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس معاملہ میں ان کا دل کھول کر روپیہ خرچ کرنا بطور ضرب المثل ہو گیا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں۔ "بنئے کی کمائی مکان یا بیاہ نے کھائی"۔ جب یہ صورت ہے تو کوئی احمدی مکانات بنانے کے جذبہ سے کس طرح خالی ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو کہاں مکان بنانے چاہئیں۔

حضرت امیر المومنین کی تحریک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ذی مقدرت اصحاب سے جو مکان بنانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ تحریک جدید میں یہ مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ وہ قادیان میں مکان بنائیں۔ سو میں اس مطالبہ کو قدرے تفصیل و توضیح سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

مذہبی لحاظ سے قادیان مکان بنانے کی اہمیت

ایک مذہبی انسان اپنی رہائش کے لئے مکان بناتے وقت سب سے پہلے اس بات کو مدنظر رکھتا ہے۔ کہ مجھے مذہبی اور روحانی فائدہ سب سے زیادہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے وہ اگر دیکھے۔ کہ کسی جگہ مکان بنانے سے اسے روحانی فائدہ ہوگا۔ تو وہ اسی جگہ مکان بنائیگا چاہے دنیوی لحاظ سے اسے ایک حد تک نقصان اٹھانا پڑے۔ سو قادیان میں مکان بنانے سے روحانی فائدہ کا حاصل ہونا ایک یقینی امر ہے۔ وہ لوگ جو اپنے وطن چھوڑ کر قادیان میں آگئے۔ ان کی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں تعریف کی اور فرمایا۔ اصحاب الصفۃ۔ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ۔ تری اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے انہی اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا۔ اور جو شخص سب کو چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ اور کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے۔ کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔ اور یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے علم میں تھے۔ کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑ دینگے۔ اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں آکر بود و باش کرینگے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۶)

علم قرآن اور حدیث سیکھنے کا مقام

پھر قادیان میں اللہ تعالےٰ نے اپنا مسیح موعود بھیجکر اس کو مقدس مقام قرار دیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی تجلیات و انوار کا جلوہ گاہ ہے۔ یہیں سے اب دینی علوم دنیا میں پھیلیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک کشف میں دکھایا گیا کہ آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے پڑھا۔ انا انزلناہ قریبًا من القادیان اور انہوں نے آپ کو وہ جگہ دکھائی۔ جہاں یہ فقرہ لکھا تھا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تب میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا۔ کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔" (ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۷۷)

یاد رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے پہلے اس امر کی صراحت فرما دی ہے کہ ظاہری طور پر قرآن مجید میں قادیان کا نام لکھا ہوا نہیں۔ پس کشف میں جو یہ دکھایا گیا اور پھر آپ نے کشف میں ہی فرمایا۔ کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج ہے۔ تو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ قرآن مجید کا نزول مکہ میں ہوا۔ اور اس کی تکمیل مدینہ میں ہوئی۔ لیکن اس کی تکمیل اشاعت اب قادیان کی بستی کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ کہ آخری زمانہ میں جب علم قرآن مجید اٹھ جائے گا۔ تو پھر اس کا دوبارہ احیاء قادیان سے ہوگا۔ اور اسی جگہ سے علوم قرآن اکنافِ عالم میں پھیلیں گے۔ اسی وجہ سے کشف میں آپ کی زبانِ مبارک پر یہ کلمات جاری کئے گئے۔ کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں درج ہے، مکہ، مدینہ اور قادیان۔ پس قادیان جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اس کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور علوم قرآن و حدیث کے سیکھنے کی غرض سے احمدی دوستوں کو چاہئے۔ کہ وہ ہجرت کر کے یہاں آئیں۔ اور اپنے مکانات بنوائیں۔

امن کے متلاشیوں کے لئے جائے پناہ

ہر عقلمند یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ اپنا مکان ایسی جگہ بنائے۔ جہاں اُسے یہ یقین ہو۔ کہ وہ بہ نسبت دوسرے مقامات کے وبائی امراض سے زیادہ محفوظ ہے۔ فطرت انسانی کی اس خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی احمدی دوستوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے مکانات قادیان میں بنائیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے۔ انہٗ اٰوی القریۃ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس مقام کو تباہی سے محفوظ کر لیا۔ اور اپنی پناہ میں لے لیا۔ دُنیا کے بڑے بڑے شہر بیماریوں سے تباہ و ویران کئے جا سکتے ہیں۔ اور دشمن کی طاقتیں انہیں برباد کر سکتی ہیں۔ لیکن قادیان کو اللہ تعالےٰ نے تباہی سے محفوظ کر لیا نہ بیماریوں مثلاً طاعون وغیرہ سے یہ ویران ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی ظاہری طاقت اسے تباہ کر سکتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ جو طاقت بھی اسے تباہ و برباد کرنیکی کوشش اور تدابیر کریگی۔ وہ ناکام رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ دشمنوں کی تدبیروں اور ان کے منصوبوں کو توڑ دیگا۔ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تختگاہ ہے۔ اور تمام امتوں کیلئے نشان۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۰)

دشمنوں کے شر سے بچنے کی خواہش

پھر مکان تعمیر کرنے کے متعلق اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے، کہ جگہ ایسی ہو۔ جہاں دشمن نہ ہوں، یا کم از کم یہ کہ اگر دشمن ہوں، تو وہ اس کی عزت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اس کے عقائد کے خلاف سیاسی تحریکیں مثلاً حکومت کے خلاف بغاوت اور سول نافرمانی وغیرہ جاری کرنیوالے اس پر غالب آکر اُسے تکالیف کا نشانہ نہ بنا سکیں۔ بلکہ وہ ہر لحاظ سے امن کی جگہ ہو۔ سو گذشتہ سالوں میں جس قدر ایسی تحریکیں جاری ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی بستی ان سے محفوظ رہی۔ پھر سب سے زیادہ نقصان پہنچانیوالے دشمن اندرونی ہوتے ہیں۔ سو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اس لئے فرمایا۔ قرآن مجید میں لا یجاورونک فیھا الا قلیلاً۔" (بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہام ہوئی۔ پس اس فطرتی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی احمدی دوستوں کے لئے قادیان میں مکان بنانا زیادہ موزوں ہے۔

اقتصادی فائدہ

بعض لوگ مکان بناتے وقت تجارتی منافع کو مدنظر رکھتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ آیا اس جگہ مکان بنانے سے کوئی اقتصادی فائدہ حاصل ہوگا یا نہیں۔ ایسے دوستوں کے لئے بھی قادیان میں مکان بنانا مفید ہے۔ اور گذشتہ تجربہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ جن لوگوں نے آج سے پچیس سال قبل جو زمین پچیس روپیہ کو خریدی تھی آج اس کی قیمت دو ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ آج سے دس پندرہ سال پہلے محلہ دارالفضل اور محلہ دارالبرکات وغیرہ میں پچاس پچاس روپیہ کنال زمین کی قیمت تھی۔ مگر آج پانچ پانچ سو روپیہ کنال کی قیمت ہے۔ اس لئے جو شخص اس وقت یہاں مکان بنائے گا۔ وہ قادیان کی آئندہ ترقیات کو مدنظر رکھتے ہوئے تجارتی لحاظ سے بھی بہت فائدہ میں رہیگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان کی آئندہ ترقی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے۔ بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں اور روپیوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے۔ بگھیاں۔ ٹم ٹم۔ فٹن پالکیاں۔ گھوڑے۔ شکرمیں پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ ا صفحہ ۸ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

یہ کشف بتا رہا ہے کہ قادیان ایک عظیم الشان شہر ہوگا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے متعلق دعا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ~ یہ مرجع شہاں ہوں

بادشاہ اس مقام پر برکات اور فیوض حاصل کرنے کے لئے آیا کریں گے۔ دور دراز ممالک سے سیاح یہاں آئیں گے۔ بڑے بڑے امراء اور نواب اس جگہ آکر مقیم ہونگے۔ جو جواہرات لعل اور موتی خریدیں گے۔ پس جو دوست ابھی سے یہاں مکان بنائیں گے۔ وہ تجارتی نقطہ نگاہ سے بھی بہت فائدہ میں رہیں گے۔

سیاسی لحاظ سے مرکز مضبوط ہونا چاہئے

سیاسی لحاظ سے بھی احمدی دوستوں کو چاہئیے۔ کہ وہ فوری طور پر قادیان میں مکانات بنوانے کے لئے کوشش کریں۔ کیونکہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو اپنے مرکز کو مضبوط بنانے کی طرف متوجہ نہ ہو اور اس سے لاپروا رہے۔ ہر قوم اور ہر جماعت کی ترقی کے لئے اس کے مرکز کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ کوئی قوم بغیر اپنے مرکز کے جہاں سے وہ اپنے مقاصد کی آسانی سے بغیر روک ٹوک کے اشاعت کر سکے۔ کامیاب نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ پس حکومت کے موجودہ قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکز میں پورے طور پر آزادی کے حقوق کے محفوظ رکھنے کی یہی تدبیر ہے۔ کہ احمدی دوست کثرت سے یہاں مکان بنائیں۔ جتنی ان کی یہاں کثرت ہوگی۔ اتنی مخالفین کی نسبت کم ہوتی جائے گی۔ اب جب کہ ہمارا دشمن بھی یہ چاہتا ہے۔ کہ قادیان میں جگہ خرید کر مکانات بنائے۔ احمدی قوم پر سیاسی لحاظ سے بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو۔ کثرت سے قادیان میں مکانات بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام رب ارنی کیف تحی الموتیٰ میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ احیاء کا طریق یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے پرندوں کو چاہئیے۔ کہ وہ اپنے آشیانے قادیان میں بنائیں۔ وہ یہاں سے روحانی تعلیم حاصل کریں۔ اور چاروں اطراف میں پھیل جائیں۔ اسی مناسبت کی وجہ سے چار پرندے لینے کے لئے کہا گیا۔ اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔

"اے ابراہیم ثانی کے پرندو۔ اگر احیاء چاہتے ہو تو دنیا میں پھیل جاؤ۔ مگر اس طرح نہیں کہ اپنے اصل گھر کو بھول جاؤ تمہارا اصل گھر قادیان ہے خواہ تم کہیں رہتے ہو۔"

پاکیزہ فضاء

پھر قادیان میں رہائش اختیار کرنے سے یہی نہیں۔ کہ رہنے والوں میں روحانی پرواز کی طاقت پیدا ہوگی۔ بلکہ ان کی اولادیں بھی قادیان کی برکات سے حصہ پائیں گی۔ وہ بھی روحانی پرندے بن کر دنیا کے کناروں تک اڑ کر جائیں گے۔ اور روحانی مردوں کو زندہ کریں گے۔

حضرت امیر المومنین کی آواز پر لبیک کہیں

ان وجوہات کی بناء پر ہر مخلص احمدی یہی کہے گا۔ کہ مجھے مذہبی اور دنیاوی اور سیاسی سماوی اور ارضی حوادث سے محفوظ رہنے کے لئے قادیان میں ضرور مکان بنانا چاہئیے۔ لیکن اب تو ایک اور وجہ ایسی پیدا ہو گئی ہے جس کی بناء پر ہر ذی استطاعت احمدی پر یہ واجب ہے کہ وہ حتی المقدور قادیان میں جلد سے جلد مکان بنانے کی کوشش کرے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الامام جنة یقاتل من ورائه۔ یعنی قربانی وہ کرو جس کا امام مطالبہ کرتا ہے۔ اور امام کو ڈھال قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت ہمارے امام اور مطاع نے مطالبہ کیا ہے کہ دوستوں کو چاہئیے۔ قادیان میں مکان بنائیں۔ اب اپنے امام کے حکم کی اطاعت میں جو شخص مکان بنائے گا۔ اس کی یہ بھی ایک قربانی سمجھی جائے گی۔ اور وہ ثواب کا مستحق ہوگا۔ لیکن اگر امام کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا۔ تو اس کے متعلق حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں۔ "جو ڈھال میں نہیں آئے گا۔ وہ دشمن کے تیر کھائے گا۔" اس سے زیادہ مجھے اس مطالبہ کے متعلق کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ احمدی دوستوں کو اس مطالبہ کی یاد دہانی کے لئے اتنا ہی کہنا کافی ہے۔

انیسواں مطالبہ

اب میں انیسویں مطالبہ کے متعلق آپ حضرات کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ مطالبہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا سب سے اہم ہے۔ کیونکہ اس کی تاثیر دوسری تمام تدابیر سے جو دشمن کے مقابلہ کے لئے اختیار کی جاتی ہیں۔ زیادہ اور یقینی ہے۔ اور حقیقی کامیابی بھی اسی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ ظاہری تدابیر میں ہمارا دشمن ہر طرح مقابلہ کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی چیز ہے۔ جس میں ہم اپنے دشمن کو یقینی طور پر شکست دے سکتے ہیں۔ تو وہ دعا ہی ہے۔ کیونکہ اول تو انہیں ناقص الایمان ہونے کی وجہ سے دعا پر اتنا یقین نہیں۔ جتنا ظاہری اسباب پر ہے۔ اس لئے یا تو وہ بالکل دعا نہیں کرتے۔ اور اگر کریں بھی تو اللہ تعالیٰ اپنے مامور اور اس کی جماعت کی دعاؤں کے مقابلہ میں ان کی دعاؤں کو نہیں سنے گا۔ اسی لئے انبیاء پر ایمان لانے والوں کو بہ نسبت ظاہری اسباب کے دعا کے ذریعہ کامیابی پر زیادہ یقین ہوتا ہے۔

دعا کرنا جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے

یہ مطالبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سب سے آخر پر رکھا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے مطالبات کے مخاطب جماعت کے تمام افراد نہیں ہو سکتے تھے۔ کیونکہ بعض معذور بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس مطالبہ کو جماعت کا ہر فرد پورا کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ لولے۔ لنگڑے۔ اپاہج۔ اندھے اور دوسرے ایسے بیمار جو چارپائیوں پر پڑے ہوں۔ وہ بھی بخوبی اس کو بجا لا سکتے ہیں۔

پس حقیقی کامیابی جماعت احمدیہ کی کامیابی کا یہی ہے۔ کہ ایک طرف تو اس کے افراد قربانیاں کریں۔ اور دوسری طرف دعاؤں پر زور دیں۔ کیونکہ ایسے فتنوں کے وقت کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انہی دو باتوں کا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں موجودہ حالات کا نقشہ

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات پیش کرتا ہوں۔ جن میں موجودہ حالات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور فتنوں اور مصائب کا ذکر کرتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ وہ الہامات یہ ہیں۔ لنحیینک حیاۃ طیبۃ۔ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر۔ انی انا اللہ فاعبدنی ولا تستعن من غیری۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا۔ لا ید الا یدی۔ انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ فتح وظفر۔ انی اموج موج البحر۔ الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ انا ارسلنا الیک شواظا من نار۔ ھنا ابتلی المؤمنون ثم یرد الیک السلام۔ وعسٰی ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (اربعین ۲)

یعنی ہم تجھے ایک نہایت پاکیزہ اور خوشگوار زندگی عطا کریں گے۔ بے شک ہم نے تجھے ہر بات میں کثرت دی ہے۔ یعنی تجھے ہر نعمت کثرت سے ملے گی۔ اور تیری جماعت بھی کثیر ہوگی۔ پس اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور دعاؤں میں لگا رہ اور قربانی کر۔ یعنی قربانیاں اور دعائیں اللہ تعالےٰ کے انعامات کی جاذب ہونگی۔ یاد رکھ کہ میں ہی اللہ ہوں۔ پس میری ہی عبادت کرو۔ اور میرے سوا کسی اور کی مدد کے خواہاں مت ہو کیونکہ میں وہی خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ میرے ہاتھ اور قدرت کے سوا کوئی اور ہاتھ اور قدرت نہیں۔ یعنی اس وقت حکومت کے بعض افسر اور باقی تمام قومیں اور جماعتیں تمہاری مخالف ہونگی۔ اس لئے کسی اور سے مدد مانگنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن تمام وہ طاقتیں جو تمہاری ہلاکت کے لئے اکٹھی ہوں گی۔ میں انہیں ان کے ارادوں میں ناکام کروں گا۔ اور اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلاؤں گا۔ کیونکہ ہم جب کسی قوم کے صحن میں یا میدان میں انذار کے بعد اترتے ہیں۔ تو اس قوم کی جسے پہلے ہماری طرف سے انذار ہو چکا ہوتا ہے۔ بہت بری حالت ہوتی ہے۔ دشمن کے مقابلہ کے لئے میں اچانک اپنی افواج لے کر آؤں گا۔ اور پھر تمہیں فتح اور ظفر حاصل ہوگی۔ میں سمندر کے جوش کی طرح جوش میں آؤں گا۔ ایک خاص فتنہ ہوگا۔ تجھے چاہیئے کہ تو اس وقت اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کرتے ہوئے مقابلہ کرے کیونکہ ہم نے یہ ایک مخالفت کی آگ کا شعلہ اپنی حکمت کے ماتحت تیری طرف بھیجا ہے۔ یعنی بھیجیں گے۔ شواظ کے معنی آگ کی حرارت کے بھی ہوتے ہیں۔ یعنی یہ سب سے بڑا فتنہ نہیں ہوگا۔ بلکہ دشمن کی آگ کی یہ حرارت ہے جو تیری طرف بھیجی ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ مومنوں کی اسی طرح آزمائش کی جاتی رہی ہے۔ یعنی اس فتنہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ دنیا پر ثابت کرے۔ کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اپنے اخلاص میں راسخ اور ثابت قدم ہے۔ پھر اس کے بعد تیری طرف سلامتی کو لوٹایا جائے گا۔ یعنی پھر امن اور سلام قائم ہو جائے گا۔ شاید اس فتنہ اور عداوت کی آگ کو جس کی چنگاریاں ملک کے ہر گوشہ میں سلگ رہی ہوں گی۔ دیکھ کر تم اسے ناپسند کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ بہت ممکن ہے تم ایک چیز کو ناپسند کرو۔ حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر اور منفعت بخش ہو۔ یعنی اس فتنہ کا نتیجہ تمہارے حق میں بہت اچھا ہوگا۔ اور وہ تمہاری ترقیات کا ذریعہ بنے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ وہ کچھ جانتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے۔ یعنی اگرچہ بظاہر لوگ یہ کہیں گے۔ کہ اب یہ مٹھی بھر جماعت کس طرح غالب آسکتی ہے۔ اور کیونکر اپنے تئیں بچا سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کامیابی اور غلبہ جو لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اسے میں جانتا ہوں۔ اس لئے تمہیں ایسے موقعہ پر دعاؤں اور قربانیوں سے دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے پھر پہلے جیسے امن و سلامتی کے دن تمہاری طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔

حضرت امیر المومنین کے الفاظ

اب میں دعا کے متعلق مطالبہ کے الفاظ سنا دیتا ہوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وہ لولے اور لنگڑے اور اپاہج جو دوسروں کے کھلانے سے کھاتے ہیں۔ جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں۔ اور وہ بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کاش ہمیں بھی طاقت ہوتی۔ اور ہمیں بھی صحت ہوتی۔ تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کا موقعہ پیدا کر دیا ہے وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ اور چارپائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالےٰ کا عرش ہلائیں۔ تاکہ کامیابی اور فتحمندی آئے۔ پھر جو ان پڑھ اور نہ صرف ان پڑھ ہیں۔ بلکہ کند ذہن ہیں اور اپنی اپنی جگہ کڑھتے رہتے ہیں۔ کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے۔ کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا۔ اور ہم بھی تبلیغ دین کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ ان کا بھی خدا ہے۔ جو اعلےٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سیدھے سادے طریق سے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ ان کی دعا سنے گا۔ اور ان کی مدد کرے گا۔ پس وہ لوگ جو معذوری اور مجبوری کی وجہ سے کسی مطالبہ کو پورا کرنے میں بھی حصہ نہیں لے سکتے۔ میں نے یہ ایسی تجویز بتائی ہے۔ کہ وہ اس میں سب شریک ہو سکتے ہیں

نہایت اہم اور ضروری تجویز

یہ سب سے اعلیٰ سب سے اہم اور سب سے ضروری تجویز ہے کہ وہ جو چارپائیوں پر پڑے ہوئے اپاہج ہیں۔ وہ جنہیں بات کرنے کا شعور نہیں۔ وہ جن کے ذہن رسا نہیں۔ وہ جو بیمار اور کمزور ہیں۔ وہ جو قید میں پڑے ہیں۔ وہ جو مصائب و تکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو کام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کر نہیں سکتے۔ وہ اس تجویز پر عمل کریں اس طرح وہ کام کرنے والوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے پاس دل ہی تھا۔ وہ ہم نے پیش کر دیا۔ اور خدا تعالےٰ ضرور ان کے دل کی قدر کرے گا۔ اور ویسا ہی اجر دے گا۔ جیسا کام کرنے والوں کو دیگا۔"

(الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

یہ مذہب اسلام کی ایک خوبی ہے۔ کہ وہ قومی مطالبات میں جن کے بجالانے پر انسان ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ کسی فرد کو بھی ثواب سے محروم نہیں رکھتا۔ اگر کوئی اس مطالبہ کو اپنی کسی معذوری کی وجہ سے بجا نہ لا سکے۔ لیکن اس کی نیت ہو۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے آگے سچے دل سے اس تڑپ کا اظہار کرے۔ کہ کاش مجھے بھی اس قربانی کی طاقت ہوتی۔ تو میں بھی اسے ضرور کرتا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی نیت کے مطابق اسے بھی ثواب دے گا۔

احادیث میں وارد ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے لوٹے تو آپ نے فرمایا۔ کہ مدینہ میں ہم اپنے پیچھے ایسے لوگ بھی چھوڑ کر آئے ہیں۔ کہ "ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وھم معنا حبسھم العذر۔ کہ ہم کوئی راستہ اور گھاٹی نہیں چلے۔ اور نہ کسی وادی سے گذرے۔ مگر وہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ان کو عذر نے ہمارے ساتھ جسمانی طور پر آنے سے روک دیا ہے۔ یعنی وہ ہماری طرح ہمارے ساتھ ثواب کے مستحق ہونے میں شریک ہیں اگر وہ معذور نہ ہوتے تو وہ ظاہری طور پر بھی ہمارے ساتھ آتے"۔

احباب جماعت سے گذارش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس آخری مطالبہ کے ذریعہ جماعت کے تمام افراد کو ثواب میں شریک ہونے کے لئے دعوت دی ہے۔ اب جماعت کے ایسے افراد کو بھی جو اور کوئی قربانی نہیں کر سکتے۔ اس مطالبہ کے پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذو المنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیگے بار

پس وہ بھی اس پیشہ کو اختیار کریں۔ اللہ تعالےٰ ضرور ان کی دعائیں قبول کرے گا۔ اور وہ فتح و ظفر جو خدا تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوگی۔ اس میں وہ بھی دوسری قربانیاں کرنے والوں کی طرح شریک ہوں گے۔ ہاں دعاؤں میں سوز و گداز ہونا چاہیئے۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس شعر میں کیا ہے۔ کہ

بنالم بر درش زاں ساں کہ نالد
بوقت وضع حملے بار دارے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مطالبات کے پورا کرنے

جماعت احمدیہ کے متعلق انگریزی حکام کا سابقہ اور موجودہ رویہ

جماعت احمدیہ پر احراریوں کے صریح مظالم سے حکام کی چشم پوشی

۲۷ مئی رات کے ۹ بجے نیشنل لیگ قادیان کا جو جلسہ عام ہوا۔ اس میں الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر نے نہایت مؤثر تقریر کی۔ جسے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

مومن اپنے دکھ سکھ، رنج و راحت۔ عسر و یسر میں اللہ تعالےٰ ہی کی طرف جھکتا اور اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ ہم کو یہی تعلیم ہمارے ہادی و مولا سرور دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی اور اس تعلیم کو ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تازہ کیا یہی تعلیم زندگی کی ہر شاخ میں ہماری راہ نمائی کرتی ہے۔ خواہ حکومت کے ساتھ تعلقات ہوں یا دوسرے مذاہب اور اقوام سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکومتِ برطانیہ کے عدل و انصاف کو خدا تعالےٰ کا ایک احسان سمجھا۔ اور فرمایا۔ جب اللہ نے چاہا۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے، تو حفاظت کے لئے ایک پُرامن حکومت کو بھیج دیا۔ جو سب کو مذہبی آزادی بخشتی ہے ہمیں اللہ تعالےٰ کے لئے مسیح کی تعلیم کے ماتحت حکومت سے ہمارا عہد وفاداری اس لئے ہوا۔ کہ وہ مذہبی آزادی دیتی۔ حفاظت کرتی۔ اور عدل و انصاف سے کام لیتی ہے۔ حکومت انگریزی کے اعلےٰ اعمال نے اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیا۔

برطانوی انصاف کی چند مثالیں

برطانوی عدل و انصاف کی روایات کو روشن کرنے والے اور حکومت انگریزی سے محبت و الفت پیدا کرنے والے نمائندوں کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں

۱۔ کرنل ڈگلس جو کسی وقت گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ اور جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ کا پیلاطوس کہا۔ کہتے تھے، کہ شہادتیں ہندو و مسلمان اور عیسائیوں کی طرف سے کافی تھیں، ریورنڈ مارٹن کلارک کا معاملہ تھا۔ بعض اطراف سے دباؤ بھی تھا۔ مگر میرا دل نہ مانا۔ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ساتھ لے کر حوالات میں گیا۔ اور جس لڑکے نے کہا تھا، کہ حضرت مرزا صاحب نے اُس کو پادری کلارک کے قتل کے لئے بھیجا۔ اس سے جا کر دریافت کیا۔ وہ رو پڑا۔ امان چاہی۔ میں نے تسلی دی۔ آخر اُس نے اصل حقیقت کا اظہار کر دیا۔

۲۔ مارشل لاء کا زمانہ تھا۔ جان پر کھیل کر اپنے آپ کو مصائب میں مبتلا کر کے۔ اور ملک و قوم کے بڑے حصہ کو ناراض کر کے احمدی سلطنت کی وفاداری کی تلقین کرتے رہے۔ اس وقت کے احراری کہتے تھے۔ اب جرمن آئے۔ جو پہلے احمدیوں کو قتل کریں گے۔ وزیر آباد میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام کے ماتحت وفاداری سرکار پر لیکچر دیا۔ اور فسادیوں سے خوب گالیاں کھائیں۔ مخالفین نے جھوٹی شہادتیں فراہم کر کے مولوی صاحب کو بغاوت کا وعظ کرنے کے جرم میں گرفتار کرا دیا۔ اور سزا ہو گئی۔ اور انہیں گوجرانوالہ کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے گوجرانوالہ بھیجا۔ میں ڈپٹی کمشنر صاحب سے ملا۔ انہوں نے مثل منگائی۔ انگریز مجسٹریٹ نے بتایا۔ کہ شہادتیں سب خلاف تھیں۔ اور شہادتوں پر فیصلہ کر کے سزا دی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے گورنمنٹ کو لکھنے کا وعدہ کیا۔ ادھر شملہ میں آدمی گئے۔ اور گورنر صاحب جو حالات سے واقف تھے۔ انہوں نے مولانا کو فوراً رہا کر دیا۔

۳۔ جزیرہ مارشس میں ایک احمدی توپخانہ میں سارجنٹ تھے۔ ان کی تبدیلی پر ان کی جگہ احمدیت کا سخت دشمن آدمی آیا۔ دو احمدی نوجوان سفر کر رہے تھے۔ کہ اس توپ خانہ کے نئے سارجنٹ اور دو سپاہیوں سے ملاقات ہوئی۔ احمدیوں نے سلسلہ کا ذکر کیا۔ اس پر ان لوگوں نے ان کو سخت مارا۔ اور منزل مقصود پر پہونچ کر رپورٹ کر دی۔ کہ ریل میں دو نوجوان جرمن جاسوس ملے ہیں۔ جو جرمنی کو خبریں دینے کا کام کرتے ہیں۔ غریب احمدی گرفتار ہو گئے۔ شہادت کی بنا پر سزا ہوئی۔ مگر حالات کا علم۔ اور احمدیت سے واقفیت ہونے پر ان کو جلد ہی رہا کر دیا گیا۔

۴۔ سیلون میں ایک مسلمان صاحب جزیرہ کی مجلس عاملہ کے ممبر ہوئے۔ اور ان کے اثر سے فیصلہ کیا گیا۔ کہ احمدی واعظ سیلون میں داخل نہ ہوں۔ مگر سر ہیو کلفرڈ گورنر نے جو مجھے مغربی افریقہ سے جانتے۔ اور سلسلہ سے واقف تھے سنتے ہی اس غیر معقول حکم کو منسوخ کر دیا۔

یہ انگریز حکام تھے۔ جنہوں نے اپنے عمل سے حکومت انگریزی سے وفاداری کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی صداقت ظاہر کر کے ہمیں عہدِ وفا پر قائم رکھنے میں مدد دی۔ اور باوجود مخالف شہادتوں کے اصل حقیقت تک پہونچ جاتے رہے۔

اب کیا ہو رہا ہے

ہم اپنے دلوں کو دیکھتے ہیں علیحدگی میں ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم۔ اور اپنی حالت کا مقابلہ کرتے ہیں چونکہ یہ عہد اللہ کے لئے ہے، اس لئے سرمو اس سے انحراف نہیں پاتے۔ مگر ہمیں دکھ ہے۔ اور افسوس ہے۔ کہ جو بات کانگرس نہیں کر سکی، باوجودیکہ اُس کے جنرل سکرٹری صاحب یہاں خود آئے۔ حضرت امیر المومنین سے ملے۔ مگر مایوس ہو کر گئے۔ وہ اس حکومت کے کارکن ایک وفادار جماعت کو حکومت سے علیحدہ کرنے کے لئے کر رہے ہیں اور حکام ابھی تک یہ نہیں معلوم کر سکے۔ کہ وہ ان کی چالوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

جس لدھیانہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود کھڑے ہو کر اور تمام پولیس کو مسلح ہو جانے کا حکم دے کر میرا لیکچر کرایا اور احراریوں کے سردار حبیب الرحمٰن کی فتنہ پرداز اور مفسد ٹولی کو ڈنڈوں سے پٹوا کر جلسہ گاہ سے نکلوا دیا۔ وہاں اب احراریوں نے احمدیوں کے متعلق قانون اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ احمدی مردوں عورتوں اور بچوں پر کھلم کھلا ظلم و ستم کیا جا رہا ہے۔ مگر حکومت خاموش ہے۔ یہی حالت ہر جگہ ہے۔ جہاں ہماری قلت ہے۔ وہاں قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے حفاظت نہیں کی جاتی۔ اور جہاں مرکز سلسلہ میں ہماری کثرت ہے۔ وہاں کثرت کی وجہ سے ہمارے حقوق کی حفاظت کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ مرکز میں یہاں دیہاتی بھی ناخواندہ نہیں۔ بڑے بڑے شہروں سے بڑھ کر ذی علم۔ ذی وجاہت۔ اور بین الاقوام شہرت رکھنے والے آدمی موجود ہیں۔ حکومت نے یہ حالت پیدا کر دی ہے، کہ ہماری عورتوں کی عزت و آبرو پر حملہ کیا جاتا ہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

میں گھر سے چلتا ہوں۔ احمدیہ ہسپتال کو دیکھتا ہوں۔ کہ ہندو، مسلمان، سکھ احمدی، غیر احمدی سب مثل سابق مستفیض ہو رہے ہیں۔ میں احمدی ڈاکٹر کی دکان کو اس طرح ہر قوم و مذہب کے لوگوں کا مرجع پاتا ہوں۔ میں احمدی پیشہ ور کے سامنے حسب دستور سابق بلا تفریق مذہب و ملت سلسلہ فیض جاری دیکھتا ہوں۔ مجھ سے میرا عزیز رام سنگھ بھی ملتا ہے۔ داتا رام پیارے لال اور چرنداس بھی ملتے ہیں۔ کامل امن ہے۔ مگر حکومت کی پولیس موجود ہے۔

یہ حالات تکلیف دہ ہیں۔ یہ امور انگلستان کی پارلیمنٹ انگلستان کے باشندوں کے منشا کے خلاف ہیں۔ نیشنل لیگ خاموش نہ رہے۔ برطانیہ کو مطلع کرے۔ اور ہر طرح ذمہ وار نمائندہ برطانیہ سے خواہش کرے۔ کہ انگریز افسر کے ماتحت غیر طرف دار کمیشن تحقیقات کر کے دیکھے۔ کہ ملک معظم کے وفادار حکومت کے بارہا تجربہ کردہ شہریوں کو مرکز سلسلہ اور ہر جگہ خصوصاً پنجاب میں کس طرح مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جب تاریخ لکھی جائے گی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی اہمیت کے مدنظر تاریخ ضرور لکھی جائیگی۔ تو اس میں سابقہ زمانہ جہاں زریں حروف میں لکھا جائے گا۔ وہاں موجودہ ایام کا ذکر سیاہ حروف سے کیا جائے گا۔

علامہ "عبداللہ یوسف علی صاحب اور احمدیت

تحقیقِ حق سے بے پرواہی

اخبار انقلاب اس خبر کا ذمے دار ہے۔ کہ "علامہ" عبداللہ یوسف علی صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور سے جب احمدیت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند سمجھتا ہوں۔ اور چونکہ میرا اعتقاد یہی ہے۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب کی کتابیں کبھی نہیں پڑھیں۔ اور نہ پڑھنے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ اگر یہ خبر "زمیندار" یا "احسان" میں شائع ہوتی۔ تو ہمیں اس کے باور کرنے میں تردد ہوتا کیونکہ یہ دونوں اخبار صحافت کی ذمے داریوں سے مستغنی ہیں۔ لیکن انقلاب جو ایک متین پالیسی کا اخبار ہے۔ اس کا ایسی خبر شائع کرنا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ "علامہ" صاحب کی طرف جو بات منسوب کی گئی ہے۔ وہ صحیح ہوگی۔

یوں تو ہر شخص کو اختیار ہے۔ کہ جو عقیدہ چاہے رکھے۔ کوئی کسی کے خیالات سے متعرض نہیں ہوسکتا۔ لیکن "علامہ" عبداللہ یوسف علی صاحب جیسی ذی علم اور مقتدر ہستی کا ایک ایسی غیر ذمے دار بات کہدینا جو ایک معمولی حیثیت کے آدمی کے بھی شایانِ شان نہیں۔ تعجب انگیز ضرور ہے۔ "علامہ" صاحب فرماتے ہیں۔ چونکہ میرا اعتقاد یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے اس لئے مجھے حضرت مرزا صاحب کی کتابیں دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس قسم کی بات ایک کم علم آدمی تو کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر جہلاء کا قاعدہ ہے کہ جس خیال پر جم جائیں۔ اسی پر اڑے رہتے ہیں۔ اور اُسے بدلنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ لیکن علمی آدمی کبھی ایسی بات نہیں کہتے۔ ان کا قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک بات جو ان کے سامنے پیش کی جائے۔ اس پر غور اور فکر کرتے ہیں۔ پھر یا تو تصدیق کرتے ہیں یا تردید اب یہ امر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے مسلمانوں میں کوئی انوکھا مسئلہ نہیں۔ تیرہ سو سال سے مسلمان اس عقیدے کے قائل چلے آتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نزول فرمائیں گے۔ اور مسلمانوں کی رہنمائی کرینگے۔

پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کا آنا جمہور مسلمانوں کو مسلّم ہے۔ تو کسی کا یہ کہنا کہ میں کسی نبی کے آنے کا قائل نہیں ہوں۔ جمہور مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی آئیگا۔ البتہ آپ نے دلائل اور شواہد سے ثابت کردیا ہے۔ کہ وہ اسرائیلی نبی نہیں ہوگا بلکہ امتِ محمدیہ میں سے ہی ہوگا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے آپ کا کامل بروز ہوگا۔ اس طرح ختم نبوت بھی قائم رہے گی۔ اور وُہ نبی بھی کہلانے کا مستحق ہوگا۔

"علامہ" یوسف علی صاحب کا علمی اور اخلاقی فرض یہ ہونا چاہئے تھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نقطۂ نگاہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق ہے پیش کیا گیا تھا۔ تو وہ اس پر غور کرتے اسے قرآن وحدیث کے مطابق پرکھتے۔ اگر ان کی عقلِ سلیم ان کی صحیح رہنمائی کرتی۔ تو وہ اس کی تصدیق کرتے۔ یا دلائل کے ساتھ اس کا رد کرتے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس سے فائدہ پہونچتا۔ لیکن یونہی کہدینا کہ جو اعتقاد میرا ہے۔ وہی صحیح ہے۔ اور اس کے خلاف میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔ یہ کسی اہلِ علم کا کام نہیں ہوسکتا۔ ہوسکتا ہے کہ جو اعتقاد علامہ موصوف اپنے دل میں قائم کئے بیٹھے ہیں۔ وُہ صحیح نہ ہو۔ اور اس کے خلاف جو کچھ کہا گیا ہو۔ وہی صحیح ہو۔ بہرحال تحقیق شرط ہے۔ اور بغیر تحقیق کسی امر کو رد کردینا علمائے ربانی کا کام نہیں کہلاتا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جب دُنیا کے لوگوں کے خیالات فاسد ہوجاتے ہیں۔ اور وُہ من گھڑت عقیدوں پر اصرار کرنے لگتے ہیں۔ کیا ان کے علماء اور کیا ان کے جہلاء ظهر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو سنت الٰہیہ اسی طرح پر واقع ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی اصلاح کے لئے اپنی طرف سے ایک فرد کو مامور کرکے بھیجتا ہے۔ لیکن اس کے مخالف ہمیشہ یہی کہتے چلے آئے ہیں۔ بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اَوَ لو کان آباءھم لا یعقلون شیئًا ولا یھتدون (البقرہ)

ہم تو انہی اعتقادات پر مُصر رہینگے جن پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں۔ اور نہ وُہ ہدایت پر ہوں۔ بعینہٖ یہی نقشہ آجکل کے مخالفین احمدیت کا ہے۔ وہ اپنے بوسیدہ عقائد کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تاکہ اپنے غلط خیالات نہ چھوڑنے پڑیں۔

"علامہ" عبداللہ یوسف علی صاحب کو قرآن دانی کا بھی دعوےٰ ہے۔ اور حال ہی میں انہوں نے قرآن شریف کا ترجمہ انگریزی میں شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جس کے لئے بڑے زور و شور سے اشتہار نکل رہے ہیں۔ مگر میں "علامہ" موصوف سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیتوں کا آپ کیا ترجمہ کرینگے۔ اور وہ کونسے لوگ ہونگے۔ جو آپ کے نزدیک ان آیتوں کے مصداق ہونگے۔

۱- اذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللّٰہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا اَوَ لو کان الشیطان یدعوھم الی عذاب السعیر (لقمان)

یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اُتارا۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی چیز کو مانیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ اگرچہ شیطان ان کو دردناک عذاب کی طرف ہی لے جاتا ہو۔

۲- وکذالک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃٍ من نذیرٍ الا قال مترفوھا انا وجدنا آباءنا علی امۃٍ وانا علی آثارھم مقتدون۔ قال اَوَ لو جئتکم باھدیٰ مما وجدتم علیہ آباءکم قالوا انا بما ارسلتم بہٖ کافرون۔ فانتقمنا منھم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین (زخرف)

یعنی ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا۔ مگر اس کے بڑے بڑے آدمیوں نے کہا۔ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک مذہب پر چلتے پایا۔ اور ہم بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ اس نذیر نے کہا۔ اگر میں تمہارے پاس وُہ چیز لاؤں۔ جو اس سے زیادہ ہدایت والی ہو۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ تو مخالفوں نے جواب دیا۔ کہ ہم تمہاری بات نہیں مانتے ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ پس تو دیکھ کہ مکذبین کا کیا خطرناک انجام ہوا۔

(خاکسار علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

سلور جوبلی میڈل

۱- سلور جوبلی کی تقریب پر جو دربار بمقام پورولیا ضلع مان بھوم بہار اڑلیسہ ۶ مئی منعقد ہوا۔ اس میں جناب مولوی نور محمد صاحب احمدی انسپکٹر آف پولیس خوردہ روڈ اڑلیسہ کو میڈل معہ ایک سارٹیفکیٹ معلےٰ القاب جناب وائسرائے ہند سے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں بطور انعام ملا۔ (خاکسار محمد شمس الدین حیدر احمدی)

۲- خاکسار کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بتقریب سلور جوبلی شہنشاہِ معظم سلور جوبلی میڈل عطا ہوا ہے۔ (خاکسار محمد امین احمدی کلرک ریلوے لاہور)

۳- چودہری عبدالرحیم خاں رئیس احمدی چیف نمبردار کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کو سلور جوبلی کے موقع پر گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے میڈل عطا ہوا۔ جو ان کی حسن کارکردگی کا صلہ ہے۔ (خاکسار عطاء اللہ خاں)

۴- سلور جوبلی کی تقریب پر حسب ذیل احمدی احباب کو سلور جوبلی میڈل پشاور میں ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر نے عطا فرمائے۔ ۱- خانصاحب خان فقیر محمد خان ایگزیکٹو انجنیئر مردان۔ (۲) میاں حیات محمد ایس۔ ڈی۔ او۔ سول انہار۔ پشاور (نامہ نگار)

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۸ مئی - اسمبلی کے ایک ممبر کی ہوم ممبر کے ساتھ ایک لمبی خط و کتابت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ حکومت نے انڈیمان کے جیلوں کے لئے غیر سرکاری وزیٹر مقرر کرنا منظور کر لیا ہے۔

امرتسر ۲۸ مئی - پولیس نے ۱۹۱۴-۱۵ء کے سیاسی رہا شدہ قیدیوں کے مکانوں کی تلاشی کیمونسٹ لٹریچر برآمد کرنے کے لئے لی۔ اور بہت سا لٹریچر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ اور کھنہ میں بھی پولیس نے بہت سی تلاشیاں لیں۔

الہ آباد ۲۸ مئی - گرمی کی شدت سے دو اموات ہو گئیں۔ دہلی میں بھی سن سٹروک سے پانچ اشخاص ہلاک ہو گئے

بنارس ۲۸ مئی - پنڈت مالویہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندو یونی ورسٹی میں پچاس ہزار کا غبن ہو گیا ہے۔ ایک شخص گرفتار کیا گیا ہے۔ مجھے اس کا بہت افسوس ہے۔ اور میں تمام بہی خواہان یونی ورسٹی کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام کی پوری کوشش کی جائیگی۔

دہلی ۲۷ مئی - معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں اس وقت دس لاکھ سائیکل چوری ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمام صوبجات کی پولیس ان کی تلاش کی زبردست کوشش کر رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک صوبہ سے سائیکل چرا کر رنگ وغیرہ تبدیل کر کے دوسرے صوبہ میں بھیج دیا جاتا ہے دہلی پولیس نے ایک سائیکل چیکنگ ڈیپارٹمنٹ بنایا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ صرف دہلی میں دس ہزار سائیکل چوری ہو گئے ہیں

دہلی ۲۷ مئی - مقدمہ سازش دہلی کے رہا شدہ ملازم بابو رام گپتا کو جسے دو ہفتے ہوئے سرخ اشتہارات کی تقسیم کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر کے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ بغیر اجازت دہلی سے باہر نہ جائے۔

الہ آباد ۲۸ مئی - پولیس نے ہندی ساہتیہ پریس پر چھاپہ مارا۔ اور ہندی کی ایک ضبط شدہ کتاب کی چار سو جلدیں برآمد کیں۔

لنڈن ۲۸ مئی - توقع کی جاتی ہے کہ ۷ جون کو کیبنٹ کی ازسرنو تنظیم ہو جائے گی۔ اور اسی دن ہاؤس آف کامنز کا سیشن ختم ہو جائے گا۔ مسٹر میکڈانلڈ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اور مسٹر بالڈون اپنی کیبنٹ کا اعلان کر دیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سر جان سائمن مسٹر بالڈون کے جانشین ہونگے اور مسٹر ایڈن سر جان سائمن کی جگہ وزیر خارجہ مقرر ہونگے۔ لارڈ سینکے ریٹائر ہو جائینگے اور ان کی جگہ لارڈ ہیلشم کو ہاؤس آف لارڈز کا چانسلر بنایا جائے گا۔

مدراس ۲۷ مئی - ایک شخص کو حجامت بناتے ہوئے استرے سے معمولی سا زخم آیا۔ جس میں زہر بھر گیا۔ اس تکلیف کے باوجود وہ اپنے احباب کے ساتھ شادی کے لئے تیاریاں کرتا رہا۔ لیکن عین اسی دن جو شادی کے لئے مقرر تھا۔ اس کی وفات واقع ہو گئی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۸ مئی - ایک آفریدی نے ایک ہزار روپیہ میں ایک عورت خرید کر اس سے شادی کی۔ لیکن وہ بدکار ثابت ہوئی۔ اور خاوند نے اسے فائر کر کے ہلاک کر دیا۔ آفریدی جرگہ نے اسے کوئی سزا دینے کی بجائے فیصلہ کیا۔ کہ اسے ایک ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائے

لنڈن ۲۸ مئی - رائل ایر فورس میں بھرتی ہونے کے لئے محکمہ پرواز نے اپیل شائع کی تھی۔ جس کے جواب میں آٹھ ہزار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

لنڈن ۲۸ مئی - ہاؤس آف کامنز میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کیا گورنمنٹ کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ ایک فوری کانفرنس بلائے۔ جس میں ہوائی طاقت کو محدود کرنے کے لئے ہر ہٹلر کی تجاویز پر غور کیا جائے۔ وزیر خارجہ نے جواب میں کہا۔ کہ حکومت برطانیہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتی رہی ہے۔ کہ ہوائی طاقت کے متعلق سمجھوتہ کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔ ہم نے مختلف طاقتوں سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کی ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی - امید کی جاتی ہے کہ انڈیا بل کی رپورٹ سٹیج دارالعوام میں اس ہفتہ مکمل ہو جائے گی۔ اور آئندہ سہ شنبہ تیسری قرأت پر عام بحث ہو گی۔

کراچی ۲۷ مئی - سندھ میں بھی اور مقامات کی طرح تاثرات بیکاری نہایت شدت سے محسوس ہو رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن نے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بے کاری کے دفعیہ کے ذرائع تجویز کرنے کی غرض سے مقرر کی ہے۔

لنڈن ۲۶ مئی - انگلستان اور جرمن کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے وہ ہٹلر کی تقریر کے ان مسائل تک محدود نہیں۔ جن پر گفتگو کا امکان ہے۔ بلکہ تمام ضروری مسائل پر مبنی ہے۔ جن میں جرمنی کی ہوائی طاقت کا مطالبہ بھی شامل ہے

بمبئی گاندھی جی نے ایک پبلک جلسہ میں بزبان ہندی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ میں سیاست سے علیحدہ ہو چکا ہوں۔ لیکن میں ملک کی رفتار حالات سے واقف ہوں اور مجھے مایوسی نہیں ہوئی۔ کھویا ہوا سوراج پرار تھنا۔ امن اور متواتر کوششوں سے پھر مل سکتا ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی - پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ گذشتہ دس برس میں حکومت برطانیہ نے بحری۔ بری اور ہوائی مدافعت پر ایک ارب۔ ۱۲ کروڑ بیس لاکھ پونڈ خرچ کیا ہے۔

پیرس ۲۷ مئی - آج جب فرنچ کیبنٹ کا اجلاس ہوا۔ تو فرانک کے تحفظ کے لئے وزیر اعظم کو مکمل اختیارات دئے جانے کا بل پیش ہوا۔ جسے تمام وزراء نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس کے رو سے حکومت کو بہت وسیع اختیارات دئے گئے ہیں۔ جن سے وہ نہ صرف خسارہ کا بجٹ متوازن کر سکے گی۔ بلکہ اقتصادی مشکلات کو دور کرنے کی تدابیر بھی کر سکیگی

لنڈن ۲۷ مئی - مشہور جرنلسٹ مسٹر البرٹ سڈنی کی وفات واقع ہو گئی آپ ڈیلی ٹیلی گراف اور لنڈن کے کئی ایک دیگر اخباروں میں کام کرنے کے علاوہ انڈین سپورٹنگ ٹائمز بمبئی کے ایڈیٹر بھی اور ٹائمز آف انڈیا میں بھی کام کرتے رہے ہیں

نیویارک - (بذریعہ ڈاک) شمال مشرقی منچوکو پر قبضہ جمانے کے لئے جاپان وہاں مسلح سپاہیوں کو آباد کر رہا ہے اور انہیں مستقل طور پر اسی علاقہ میں بود و باش رکھنے کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے لڑکیاں بھی بھیج گئی ہیں۔ جن سے وہ لوگ شادیاں کر سکیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مہاراجہ جے پور نے وہاں سوا پندرہ کروڑ یعنی تقریباً ۹۰ لاکھ پونڈ کے صرفہ سے ایک محل تعمیر کرایا ہے۔ جو سب کا سب سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اس محل کے لئے وہ لنڈن میں بہترین فرنیچر کی تلاش کر رہے ہیں۔ اس محل کے ایک ہزار سے زائد دروازے اور ۳۵۰۰ کھڑکیاں ہیں۔

لائل پور ۲۷ مئی - پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے پیپل سوسائٹی لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جتنا فیشن لاہور کی بہنوں میں ہے اتنا تو پیرس میں بھی نہ ہوگا۔

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) ایک جاپانی اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپانی دستہ اور چار سو چینی فوجیوں میں شدید جنگ ہوئی۔ جس میں تین سو چینی ہلاک ہوئے

لاہور ۲۷ مئی - مولوی ظفر علی کے نور چشم اختر علی صاحب اپنے کسی دوست کے ہاں ملنے گئے۔ وہاں بیٹھے بیٹھے ان کی حرکت قلب میں کچھ غیر معمولی تغیر ہوا جس سے وہ فوراً بے ہوش ہو گئے ابھی تک آپ کی حالت رو بہ اصلاح نہیں۔

آگرہ ۲۸ مئی - مسٹر تصدق احمد شروانی کی موت پر حلقہ آگرہ سے جو نشست خالی ہوئی تھی۔ اس کے لئے مسٹر محمد یامین خاں کامیاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی